وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (القرآن)

اور تم ان بیویوں کے ساتھ اپنا بدن بھی شہوت
کے ساتھ مت ملنے دو جن ایام میں تم لوگ معتکف ہو

مسائلِ اعتکاف

تالیف
مولانا عبدالرؤف سکھروی
دارالعلوم کراچی

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (البقرۃ)

اور تم ان بیویوں کے ساتھ اپنا بدن بھی مت ملنے دو
جس زمانہ میں کہ تم لوگ اعتکاف والے ہو مسجدوں میں

مسائلِ اعتکاف

(ترمیم شدہ ایڈیشن)

تالیف

مولانا عبد الرؤف سکھروی

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

ناشر

گابا سنز

اردو بازار، کراچی

فہرست عنوانات

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہم العالی

ابنِ حضرت مُفتی اعظم پاکستان ونائب صدر دار العلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امابعد

احقر نے عزیز محترم مولانا عبدالرؤف صاحب سکھروی استاذ و معین مفتی دار العلوم کراچی کا لکھا ہوا مفید رسالہ "مسائل اعتکاف" جستہ جستہ مقامات سے دیکھا۔ ماشاء اللہ عزیز موصوف نے اعتکاف کے ضروری مسائل بڑی محنت، دقیقہ رسی اور سلیقے کے ساتھ اس رسالے میں یکجا فرما دیئے ہیں۔ اعتکاف کے بعض مسائل بسا اوقات اہل علم کے ذہن میں نہیں رہتے اور فقہ کی مفصل کتابوں کی مراجعت کا موقع بھی کم ملتا ہے، اور ان سے مفتیٰ بہ اور چھنے ہوئے اقوال کی تلاش میں بھی دشواری پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے عزیز موصوف کا یہ رسالہ انشاء اللہ صرف عوام ہی کے لئے نہیں اہل علم کے لئے بھی ایک گراں قدر تحفہ ہے کہ مختصر وقت، بلکہ

ایک ہی نشست میں اعتکاف سے متعلق ضروری مسائل سے واقفیت کے لئے نہایت مفید ہے۔ نہ اتنا مفصل ہے کہ پڑھنا مشکل ہو، اور نہ اتنا مختصر ہے کہ ضروری مسائل رہ گئے ہوں۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزِ موصوف کی اس کاوش کو قبول عام فرمائیں، اسے قارئین کے لئے نافع ومفید بنائیں اور اس خدمت پر انہیں اجرِ جزیل عطا فرمائیں آمین۔ امید ہے کہ عوام اور اہل علم دونوں اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خاص طور سے جو حضرات اعتکاف کا ارادہ رکھتے ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایک مرتبہ اس رسالہ کا پورا مطالعہ کریں اور اعتکاف کے دوران بھی اسے اپنے ساتھ رکھیں۔

احقر

محمد تقی عثمانی عفی عنہ

خادم طلبہ دار العلوم کراچی ۱۴ (۲۱ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ)

وضاحت

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ رسالہ "مسائلِ اعتکاف" تقریباً بیس سال پہلے مرتّب ہوا تھا اور حق تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں ہر سال چھپ کر اعتکاف کرنے والوں تک پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ذاتِ اقدس کے لئے خالص فرمالیں اور معتکفین کے لئے نافع اور مفید بنائیں، آمین!

احقر نے اس رسالہ میں، اعتکافِ مسنون کے اندر کسی خاص جگہ یا وقت یا کام کو اعتکاف کی نیّت کرتے وقت مستثنیٰ کرنے کی گنجائش دی تھی، لیکن اس کے بعد جب حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی نے رسالہ "احکام اعتکاف" تحریر فرمایا جو اس موضوع پر بہت مفید اور مدلّل رسالہ ہے، اِس میں اس مسئلہ کی تحقیق بھی فرمائی اور مسنون اعتکاف میں اس گنجائش کو درست قرار نہیں دیا جس کی وجہ سے احقر کو اس مسئلہ میں تردّد

ہوگیا، پھر بعد میں اس مسئلہ کی خود بھی مزید تحقیق کی تو حضرت مدظلہم کی تحقیق پر اور زیادہ اطمینان ہوگیا، اس لئے احقر نے سابقہ دی ہوئی گنجائش سے رجوع کرلیا ہے اور اس رسالہ سے اس کو حذف کردیا ہے اور آخر میں اس مسئلہ کے متعلق ایک مدلل فتویٰ کا اضافہ کیا ہے۔

یہ وضاحت اس لئے کی ہے کہ جس کے پاس مسائلِ اعتکاف کا سابقہ مطبوعہ نسخہ موجود ہو وہ اُس میں اس رجوع کیے ہوئے مسئلہ پر عمل نہ کرے اور اس ترمیم شدہ رسالہ میں اس کے حذف ہونے کی وجہ سے تشویش میں مبتلا نہ ہو۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی غفرلہ

۱۴۲۰/۱/۲۴ ھجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

اعتکاف کے لفظی اور شرعی معنیٰ

اعتکاف کے لفظی معنیٰ ٹھہرنے کے ہیں اور دینی زبان میں، کسی ایسی مسجد میں جہاں اعتکاف میں بیٹھنے کے وقت پنج وقتہ فرض نماز پابندی سے باجماعت ہوتی ہو، اس میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔ (مراقی الفلاح)

اعتکاف کی فضیلت

حضرت علیؓ بن حسینؓ اپنے والد ماجد حضرت امام حسینؓ و آبائہِ الکرام سے روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان المبارک میں آخری عشرہ کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ معتکف تمام گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے کوئی شخص تمام تر نیکیاں کر رہا ہو۔ (مشکوٰۃ)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لئے صرف ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس معتکف اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کردیں گے جو (لمبائی چوڑائی میں) خافقین سے زیادہ وسیع ہوں گی۔ (الترغیب)

تشریح: خافقین کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں۔

☆ جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان میں ہے۔

☆ جتنا فاصلہ آسمان وزمین کے درمیان میں ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ معتکف کو دوزخ سے بہت دور رکھا جائے گا، یعنی جہنم میں نہ جائے گا۔

اعتکاف کا رکن

اعتکاف میں صرف ایک رکن ہے اور وہ کسی بھی مسجد میں خاص طریقے سے ٹھہرنا اور اپنے آپ کو محبوس کرنا ہے۔ (بحرالرائق)

اعتکاف کی شرطیں

اعتکاف میں سات چیزیں شرط ہیں۔

☆ مسلمان ہونا۔ ☆ عاقل ہونا۔ ☆ اعتکاف کی نیت کرنا۔ ☆ مسجدِ جماعت میں ٹھہرنا۔ ☆ سنت اور واجب اعتکاف میں روزہ سے ہونا۔ ☆ مرد و عورت کا جنابت سے پاک ہونا۔ ☆ عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا۔ (اتا ے عالمگیری)

شرائط کی مختصر تشریح

دوسری شرط "عاقل ہونا" اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ معتکف کا بالغ ہونا ضروری نہیں، جو نابالغ بچہ سمجھدار ہو اس کا اعتکاف بھی درست ہو جاتا ہے۔ (مراقی الفلاح)

چھٹی شرط ''مرد و عورت کا جنابت سے پاک ہونا'' یہ شرط اعتکاف کے حلال اور جائز ہونے کے لئے ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اعتکاف مسجد میں ہوتا ہے اور جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔ اس لئے معتکف کا جنابت سے پاک ہونا ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی اس حالت میں اعتکاف کرے گا تو اعتکاف درست ہو جائے گا اگرچہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور قیام کرنے کا گناہِ عظیم ہوگا۔ (علم الفقہ)

ساتویں شرط ''عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا'' یہ شرط سنت اور واجب اعتکاف کے صحیح ہونے کے لئے ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ واجب اور سنت اعتکاف میں چونکہ روزہ ضروری ہے اور حیض و نفاس کی حالت میں روزہ ہو نہیں سکتا، اس لئے اگر اس حالت میں اعتکاف کر لیا تو وہ صحیح نہیں ہوگا۔ (علم الفقہ)

چنانچہ اگر عورت کو دوران اعتکاف حیض و نفاس آ جائے تو اس کو اعتکاف سے اٹھ جانا چاہیے اگر یہ اعتکاف واجب تھا تو عورت کو اس اعتکاف کی قضا بھی لازم ہے۔ (شامی)

واجب اور مسنون اعتکاف میں حیض یا نفاس آنے پر اعتکاف کے قضا کرنے کی پوری تفصیل آگے عورتوں کے مسائل میں آ رہی ہے وہاں دیکھ لیں۔

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں (عالمگیری)

(۱) واجب (۲) مسنون (۳) مستحب یا نفل

واجب اعتکاف کی تعریف

جس اعتکاف کی منت مان لی جائے، وہ واجب ہو جاتا ہے خواہ منت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے یوں کہنا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو اعتکاف کروں گا یا منت کسی بھی شرط پر موقوف نہ ہو جیسے یوں کہنا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمہ اتنے دنوں کا اعتکاف کرنا واجب ہے (علم الفقہ)

ہمارے پیش نظر اختصار سے مسائل اعتکاف کا تذکرہ کرنا ہے، واجب اعتکاف کی ضرورت شاذ و نادر ہی پیش آتی ہے۔ اس لئے

یہاں اس کی تفصیلات ذکر نہیں کی جائیں گی بوقت ضرورت معتبر علماء کرام سے دریافت کرلیں، ہم صرف دوسری اور تیسری قسم کے اعتکاف کے مسائل کا ذکر کرینگے۔

اعتکاف مسنون کا بیان

مسنون اعتکاف کی تعریف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کو اعتکافِ مسنون کہتے ہیں (عالمگیری) اس کا پورا نام سنتِ موکدہ علی الکفایہ ہے۔ (مراقی الفلاح)

اعتکاف مسنون کے سنت علی الکفایہ ہونے کا مطلب

مسئلہ: رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف بڑے شہروں کے ہر بڑے محلے کی کسی مسجد میں اور گاؤں دیہات کی پوری بستی میں کوئی ایک آدمی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب محلے والے اور

سب دیہاتیوں کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے اور اگر ایک آدمی بھی اعتکاف میں بیٹھ جائے تو یہ سنت سب کے ذمہ سے اتر جاتی ہے اور اعتکاف کرنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ (بحر الرائق)

مسنون اعتکاف کا طریقہ

رمضان المبارک کی ۲۰ تاریخ کو عصر کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے آخری عشرے کے اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو جائے اور جب شرعی طور سے عید کے چاند کا ثبوت ہو جائے تو اعتکاف ختم کر دے اور یہ غروب آفتاب کے بعد ختم ہو جائے گا۔ (شامی)

مسنون اعتکاف کی نیّت

مسنون اعتکاف کی اتنی نیت کر لینا کافی ہے "اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میں رمضان المبارک کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔ (عالمگیری)

مسنون اعتکاف کی نیّت کا وقت

مسئلہ: اعتکاف کی نیت ۲۰ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے کرلینی چاہیے۔ خواہ مسجد میں داخل ہوتے وقت کریں یا مسجد میں داخل ہوجانے کے بعد کریں...... لیکن اگر غروب آفتاب کے کچھ دیر بعد نیت کی تو یہ اعتکاف مسنون نہ ہوگا، بلکہ مستحب ہوجائے گا، کیونکہ نیت کرنے سے پہلے عشرۂ اخیر کا کچھ وقت ایسا گزر گیا ہے کہ جس میں اعتکاف کی نیّت نہیں تھی لہٰذا پورے عشرے کا اعتکاف نہ ہوا جبکہ مسنون یہی تھا۔ (امداد الفتاوی)

اعتکاف کی سب سے افضل جگہ

اعتکاف کے لئے سب سے بہتر جگہ مسجد بیت اللہ ہے، اس کے بعد مسجد نبوی ہے، اس کے بعد مسجد اقصیٰ ہے۔ جس کو بیت المقدس کہتے ہیں پھر وہ مسجد جس میں جمعہ ہوتا ہو پھر محلّہ کی وہ مسجد جس میں نمازی زیادہ آتے ہوں اور اگر محلّہ میں جامع مسجد بھی ہے لیکن پنج وقتہ نمازی کم آتے ہیں اور دوسری مسجد جہاں جمعہ نہیں ہوتا

اس میں نمازی زیادہ ہوتے ہیں تو اس صورت میں جامع مسجد میں
ہی اعتکاف کرنا افضل ہے کیونکہ نماز جمعہ کے لئے باہر جانا نہ پڑے
گا۔ ہاں اگر محلے میں دو جامع مسجدیں ہوں تو جس میں زیادہ
نمازی آتے ہوں وہ افضل ہے۔ (بدائع)

جامع مسجد کی تعریف

جامع مسجد سے مراد ہر وہ مسجد ہے جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو
نیز وہ بڑی مسجد جس میں نمازی بہت کم آتے ہوں وہ حکماً جامع مسجد
ہے اور اس میں بھی جامع مسجد کا ثواب ملے گا۔ جامع مسجد میں
اعتکاف کرنے کا ثواب پانچ سو اعتکاف کے برابر ملتا ہے۔ (بدائع)

محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے

مسئلہ: حقوق کے اعتبار سے اپنے محلّہ کی مسجد ہی کا زیادہ حق
ہے کہ اسی میں اعتکاف کیا جائے کیونکہ اعتکاف تراویح باالجماعت
کے مشابہ ہے۔ جس طرح محلے کی مسجد میں محلے والے کے ذمہ تراویح
کی جماعت قائم کرنا سنت علی الکفایہ ہے، اگر تمام محلے والے

تراویح کی جماعت ترک کردیں تو سنت چھوڑنے کے سب گناہگار ہوں گے اسی طرح بڑے شہر کے ہر بڑے محلے میں بالکل کوئی اعتکاف نہ کرے تو سب اہل محلّہ سنت کے تارک ہوں گے اور جو شخص محلّہ میں سے اعتکاف کرے گا تو وہ اپنے اعتکاف کا ثواب بھی پائے گا اور اہل محلّہ کو ترک سنت کے وبال سے بچانے کا اس کو الگ ثواب ملے گا، کیونکہ اس کے اعتکاف کرلینے سے سب گناہ سے بچ گئے۔ لہٰذا اس وجہ سے اپنے محلّہ والوں کا زیادہ حق ہے کہ ان کو گناہ سے بچایا جائے بہ نسبت دوسرے محلّہ والوں کے۔ ان پر جُدا سنّت علی الکفایہ ہے، اس لئے اپنے محلّہ ہی کی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے۔ (عالمگیری، شامی، جامع الرموز)

اعتکاف کے مستحبات

اعتکاف کے آداب اور مستحبات یہ ہیں ان کا پورا پورا اہتمام رکھیں تاکہ اعتکاف کے حقیقی برکات وثمرات نصیب ہوں۔

☆ اعتکاف میں اچھی اور نیکی کی باتیں کریں۔

☆ رمضان المبارک کے آخری پورے عشرے کا اعتکاف کرنے کی کوشش کریں۔

☆ حتی الامکان جامع مسجد میں اعتکاف کریں۔

☆ اپنی طاقت کے مطابق اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ عبادت الٰہی میں صرف کریں۔ مثلاً نوافل پڑھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کریں، علم دین کی صحیح اور مستند کتابوں کا مطالعہ کریں۔ محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، حضراتِ انبیاء علیہم السلام کے صحیح واقعات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، ائمہ عظام، اولیاء کرام رحمہم اللہ کے حالات و حکایات، ان کے اقوال و ملفوظات کا مطالعہ کریں، مسائل شرعیہ کی کتابیں پڑھیں مگر جو بات سمجھ میں نہ آئے خود اس کی کوئی تاویل یا مطلب نہ نکالیں۔ بلکہ کسی معتبر عالم سے اس کا مطلب سمجھ لیں۔

☆ اذکار مسنونہ پڑھیں: جتنی تسبیح آسانی سے پڑھ سکیں سب بہتر ہیں۔ تسبیحات یہ ہیں۔

☆ سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَکْبَر، لَآ اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اور جو استغفار یاد ہو وہ پڑھیں مثلاً اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ، اور سید الاستغفار کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے اور جو ذکر کریں توجہ اور دھیان سے کریں۔

☆ درود شریف کثرت سے پڑھیں، سب سے بہتر درود شریف وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

☆ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے دس قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا روزانہ پڑھیں تو اچھا ہے۔

☆ اشراق، چاشت، سنن زوال، اوّابین، اور تہجد کی نماز کا پورا اہتمام کریں۔ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو بھی ترک نہ ہونے دیں۔

☆ فجر سے اشراق تک اور عصر کے فرضوں سے فارغ ہو کر مغرب تک ذکر اللہ اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہیں۔

☆ شب قدر کی پانچوں راتوں میں جاگ کر عبادت کرنے کی کوشش کریں۔

☆ مناجات مقبول کی ایک منزل روزانہ پڑھ لیا کریں، اس میں قرآن وحدیث کی بہت اچھی دعائیں جمع کردی گئی ہیں۔

☆ اعتکاف میں پردہ ڈالنا اور نہ ڈالنا دونوں طرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اگر پردہ ڈالنے سے ریاکاری، کبرو عجب پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو نہ ڈالے۔ اور اگر ان امور کا اندیشہ نہ ہو تو یکسوئی کے لئے پردہ ڈال لینا بہتر ہے۔ البتہ فرض نماز کی جماعت ہونے لگے اور پردہ پڑا رہنے سے جماعت میں خلا رہ جانے کا خطرہ ہو تو پردہ ہٹا دینا چاہیے بلکہ بستر اور سامان بھی اٹھا لینے چاہئیں البتہ اگر مسجد بڑی ہو تو پردہ اور سامان نہ اٹھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

☆ جہاں تک ممکن ہو دوسرے اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کو اپنے قول اور فعل اور کسی بھی طرز عمل سے تکلیف پہنچانے سے سخت احتیاط کریں۔ (عالمگیری وفتح القدیر)

اعتکاف کے مباحات

بعض باتیں اعتکاف کی حالت میں معتکف کے لئے جائز

اور مباح ہیں:

☆ معتکف کو چاہیے کہ مسجد میں کھائے، پیئے، وہیں سوئے لیٹے، بیٹھے، آرام کرے۔ معتکف کے لئے یہ سب باتیں مسجد میں درست ہیں۔ (ردالمختار)

☆ اپنے اور بال بچوں کے متعلق یا دوسری خرید و فروخت کی باتیں کرنا بھی بقدر ضرورت جائز ہیں۔ (ردالمختار)

☆ معتکف کھانے پینے کی مختصر چیزیں اور ضروریات کا سامان بھی ساتھ رکھ سکتا ہے لیکن اتنا نہ ہو کہ دوکان ہی لگا لے یا نمازیوں کو جگہ گھر جانے کی وجہ سے تکلیف ہونے لگے پڑھنے کے لئے دینی کتب رکھ سکتا ہے۔ (ردالمختار)

☆ کھانے پینے کی یا کوئی ضرورت کی چیز خریدنی ہو تو اس چیز کو دیکھنے کے لئے مسجد میں منگوا سکتا ہے تاکہ کوئی خراب چیز نہ آجائے۔ (ردالمختار)

☆ معتکف کو مختصر سا بستر، کھانا کھانے اور پانی پینے، ہاتھ وغیرہ دھونے کے لئے برتن وغیرہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (ردالمختار)

☆ معتکف تاجر یا کارخانہ دار ہو تو اپنے قائم مقام یا ماتحت ملازمین کو تجارت کی ضروری ہدایات دے سکتا ہے اور اس کے متعلق باتیں دریافت بھی کرسکتا ہے کسی خریدار سے ضروری باتیں کرنی ہوں تو بقدر ضرورت لین دین، سودا سلف کی باتیں کرنے کی گنجائش ہے۔ (بدائع)

☆ معتکف لباس تبدیل کرسکتا ہے، خوشبو استعمال کرنا، سر اور داڑھی میں تیل لگانا، کنگھی کرنا سب باتیں جائز ہیں۔ (بدائع)

☆ حالت اعتکاف میں معتکف اپنا یا دوسرے کا نکاح کر سکتا ہے بیوی کو طلاق رجعی دے رکھی ہو تو زبانی اس سے رجوع کرسکتا ہے۔ (بدائع)

☆ معتکف اپنا سر، داڑھی یا بدن کا کوئی حصہ دھونا چاہے یا کلی کرے تو اس بات کا پورا خیال رکھے کہ مسجد بالوں اور مستعمل پانی سے بالکل ملوث نہ ہو تیل سے مسجد کی صفیں، دیواریں، صحن بالکل خراب نہ ہوں ورنہ ممنوع ہوگا۔ (بدائع)

☆ معتکف آرام کی غرض سے یا طبعی طور پر یا بلا ضرورت کلام کرنے سے بچنے کے لئے خاموش رہے تو جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔ (دار الحکام)

☆ حالت اعتکاف میں دین کی باتیں کرنا باعث ثواب ہے اور ایسی باتیں کرنا کہ جن میں گناہ نہ ہو مباح ہیں اور بقدر ضرورت دنیوی باتیں کرنا بھی منع نہیں لیکن بات کرنے کا مشغلہ نہ بنائیں۔ (حاشیہ شرنبلالی)

☆ معتکف کو ناخن کترنے، مونچھیں سنوارنے، خط یا حجامت بنوانے کی بھی رخصت ہے، لیکن مسجد میں ناخن، پانی اور بال وغیرہ بالکل نہ گرنے پائیں۔ (فتح الباری)

تشریح: یہ باتیں اس شخص کو پیش آتی ہیں جو مسلسل ایک ماہ یا زیادہ کا اعتکاف کر رہا ہو ورنہ دس دن اعتکاف کرنے والے کو ان میں مشغول ہونا اچھا نہیں یہ کام اعتکاف کے بعد بھی ہو سکتے ہیں۔

☆ بچوں کو مسجد میں بحالت اعتکاف بلا اجرت قرآن کریم کی اور دین کی تعلیم دینا درست ہے۔ (بحر الرائق)

☆ معتکف کے پاس حالت اعتکاف میں کوئی ضروری کام ہو تو بیوی

یا محرمات میں سے مثلاً والدہ، بیٹی، بہن وغیرہ مسجد میں آسکتی ہیں، لیکن نماز کا وقت نہ ہو اور پردے کے ساتھ آئیں۔ (کما جاء فی الحدیث)

☆ اگر بیوی یا محرمات میں سے کچھ مستورات آئیں اور کوئی دوسرا شخص دیکھ رہا ہو تو اسی وقت صفائی کر دینی چاہیے کہ ان سے میرا یہ رشتہ ہے یا یہ میری بیوی ہے تاکہ دوسروں کو بدگمانی نہ ہو، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی ثابت ہے۔ (کما جاء فی الحدیث)

اعتکاف کے مکروہات

اعتکاف میں بعض باتیں مکروہ اور منع ہیں، بعض باتیں ناجائز اور حرام ہیں، ان سب سے بچنے کا پورا خیال رکھیں۔

☆ اعتکاف کی حالت میں معتکف کو جان کر یا بھول کر، رات میں یا دن میں، مسجد میں یا گھر جا کر بیوی سے صحبت کرنا، بوس و کنار ہونا یا شہوت سے اس کے بدن کو چھونا سب حرام ہے۔ (دار الحکام)

(نوٹ) ان امور بالا سے اعتکاف ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کے مسائل مفسدات اعتکاف میں ذکر کریں گے جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔

☆ بعض باتیں ہر حال میں حرام ہیں، لیکن حالت اعتکاف میں اور بھی سختی آئی ہے مثلاً غیبت کرنا، چغلی کرنا، لڑنا اور لڑانا، جھوٹ بولنا، جھوٹی قسمیں کھانا، بہتان لگانا، کسی مسلمان کو ناحق ایذا پہنچانا، کسی کے عیب تلاش کرنا، کسی کو رسوا کرنا، تکبر اور غرور کی باتیں کرنا، ریاکاری وغیرہ کرنا۔ ان سے اور اس قسم کی تمام باتوں سے خوب احتیاط رکھیں۔ (شامی)

☆ جو باتیں مباح ہوں جن کے کرنے میں نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے بوقت ضرورت، بقدر ضرورت کرنے کی اجازت ہے، لیکن بلاضرورت مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ (درمختار) اس لئے فضول باتوں اور دنیاوی باتوں سے بچنا چاہیے۔

☆ معتکف کو بلاضرورت کسی شخص کو مباح باتیں کرنے کے لئے بلانا اور باتیں کرنا مکروہ ہے اور خاص اس غرض سے محفل جمانا ناجائز ہے۔ لہٰذا ایسا کرنے سے بچنا چاہئے۔ (شامیہ)

معتکف کو اخبارات پڑھنا

معتکف کو بحالت اعتکاف ایسی کتابیں اور رسالے جن میں بیکار، جھوٹے قصے کہانیاں ہوں دہریت کے مضامین ہوں، اسلام کے خلاف تحریرات ہوں، فحش لٹریچر ہو، اسی طرح اخبارات کی جھوٹی خبریں پڑھنا، سننا نیز اخبارات عموماً تصویروں سے خالی نہیں ہوتے اور جانداروں کے فوٹوؤں کو مسجد میں لانا جائز نہیں اس لئے ان سب باتوں سے معتکف کو بچنا چاہیے اور جس مقصد کے لئے اعتکاف کیا ہے اس میں لگنا چاہیے۔ (اعتکاف کے فضائل و مسائل)

☆ معتکف کو بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر عبادت نہ سمجھے تو مکروہ نہیں (بحر الرائق)

☆ تجارتی یا غیر تجارتی ساز وسامان مسجد میں لا کر بیچنا یا خریدنا ناجائز ہے اور بلا ضرورت شدیدہ خرید وفروخت کی بات کرنا بھی مکروہ ہے۔ (درمختار و بحر)

☆ معتکف کو حالت اعتکاف میں مسجد کے اندر اجرت لے کر

کوئی کام کرنا جائز نہیں خواہ مذہبی تعلیم دینا ہو یا دین و دنیا کا اور کوئی کام ہو۔ (اشباہ، شامی)

اعتکاف میں سگریٹ پینے کا حکم

معتکف کو مسجد میں سگریٹ، بیڑی، سگار، حقہ پینا جائز نہیں، دورانِ اعتکاف ان سے حتی الامکان پرہیز کرے، جس طرح روزے کی بناء پر دن میں احتیاط کی، شب میں بھی اجتناب کرے، ہمت کرنے سے اللہ تعالیٰ توفیق دے ہی دیتے ہیں لیکن اگر کسی کو انتہائی شدید تقاضا ہو اور کسی طرح برداشت کئے برداشت نہ ہوتا ہو تو ایسا کر سکتا ہے کہ جب پیشاب پاخانے کے لئے مسجد سے باہر جائے تو راستہ میں اور بیت الخلاء میں پی لے اور پھر کوئی ایسی چیز کھالے کہ منہ کی بدبو بالکل دور ہو جائے۔ (ھکذ اسمعتہ من مرشدی)

اعتکاف کے مفسدات

بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے واجب اور مسنون اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے، اب ان کا ذکر کیا جاتا ہے، یاد رہے کہ یہ

حکم نفلی اعتکاف کا نہیں ہے۔ اس کا حکم نفلی اعتکاف کے بیان میں آئے گا وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ: معتکف کو بلاضرورت شرعیہ وطبعیہ اپنی اعتکاف والی مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں نہ رات میں نہ دن میں، ہر وقت اعتکاف گاہ میں رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: معتکف ایک منٹ کے لئے بھی بلاضرورت شرعیہ، طبعیہ اعتکاف گاہ سے باہر نکل جائے تو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: بلاضرورت شرعی وطبعی خواہ جان کر نکلے یا بھول کر ہر حال میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: معتکف کے متعلقین میں سے کوئی سخت بیمار ہو جائے یا کسی کی وفات ہو جائے تو معتکف کے چلے جانے سے اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ لیکن ایسی حالت میں چلے جانے سے گناہ نہیں ہوگا، بلکہ اگر مریض کا سوائے اس معتکف کے کوئی اور تیمار دار نہیں،

مریض کو بہت تکلیف ہے، جان کا خطرہ ہو جائے تو معتکف کو چلے ہی جانا چاہیے، بعد میں اس کی قضا کرلے، اسی طرح مثلاً میت ہوگئی اور غسل، کفن و دفن کا انتظام کرنے والا اور کوئی نہیں ہے تب بھی اعتکاف میں سے اٹھ کر چلے جانا چاہیے، پھر بعد میں قضا کرلے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف میت کو نہلانے، کفن تیار کرنے، نماز جنازہ پڑھنے یا پڑھانے کے لئے یا میت کو کندھا دینے کے لئے یا دفن میں شریک ہونے کے لئے باہر چلا جائے گا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، بلاضرورت شدیدہ اعتکاف نہ توڑے۔ ہاں جب معتکف کے بغیر کوئی انتظام ہی نہ ہوسکے تو بے شک چلا جائے اور بعد میں قضا کرلے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: شرعی یا طبعی ضرورت سے باہر گیا تھا کہ راستے میں قرض خواہ یا کسی اور صاحب حق نے اس کو روک لیا اور معتکف بھی رک کر کھڑا ہوگیا تو حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک اس کا اعتکاف فاسد ہو گیا اس لئے معتکف کو چاہیے کہ رک کر کھڑا نہ ہو بلکہ چلتے چلتے اس کو

جواب دیدے یا مسجد میں آنے کے لئے کہہ دے، ایک منٹ کے لئے بھی کھڑا ہو گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: معتکف خود سخت بیمار ہو جائے جس سے مسجد میں ٹھہرنا مشکل ہو تو معتکف گھر جا سکتا ہے، اس چلے جانے سے اعتکاف تو ٹوٹ جائے گا، لیکن گناہ گار نہ ہو گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف کو اپنی جان یا مال کا قوی خطرہ ہو جائے یا گھر میں کسی کی جان، مال، آبرو کا واقعی خطرہ پیدا ہو جائے جس کے دفع کرنے پر بحالتِ اعتکاف قادر نہ ہو تو ایسی صورت میں گھر چلا جائے، گناہ گار نہ ہو گا لیکن اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: کسی حاکم یا غیر حاکم نے زبردستی معتکف کو باہر نکال دیا مثلاً سرکاری وارنٹ آ گیا یا زبردستی قرض خواہ باہر کھینچ کر لے گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، لیکن معتکف گناہ گار نہ ہو گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: مسجد گرنے لگے اور معتکف کے دب جانے کا خطرہ ہو یا کوئی بچہ یا آدمی پانی کے کنویں میں گر گیا اور وہ ڈوب رہا ہو یا آگ میں گر پڑے یا گرنے کا خطرہ ہو تو معتکف کو مسجد سے نکل جانا گناہ

نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے واجب ہے، لیکن اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ (علم الفقہ)

ایک ہدایت

مذکورہ مسائل میں معتکف کو مسجد سے باہر نکلنے کے لئے پہلے اپنے مخلص اور تجربہ کار احباب سے مشورہ کرنا چاہیے، اگر کوئی تدبیر ایسی ہو سکتی ہے کہ خود نکلے بغیر کام ہو جائے تو خود نہ نکلے اور معمولی خطرے سے گھبرا کر فوراً نکل آنا درست نہیں، اگر حقیقت میں کوئی ناقابل برداشت یا شدید خطرہ ہو جائے تو اعتکاف توڑ دینا چاہیے۔

مسئلہ: معتکف بھول گیا اسے خیال ہی نہ رہا کہ میں اعتکاف میں ہوں اور مسجد سے باہر آ گیا خواہ فوراً اعتکاف یاد آ گیا یا کچھ دیر کے بعد تو، اعتکاف فاسد ہو جائے گا البتہ گناہ گار نہ ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: حالت اعتکاف میں ہمبستری کر لینے سے خواہ دن میں یا رات میں، بھول کر یا جان کر، خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، ہر حال میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: معتکف نے شرمگاہ کے علاوہ بیوی کے کسی دوسرے حصۂ بدن کے ساتھ مباشرت کی یا بوس وکنار کیا تو اگر انزال ہو جائے تب تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (قاضی خان)

مسئلہ: معتکف نے کسی اجنبی عورت یا مرد پر نظر بد ڈالی یا غلط خیالات میں منہمک ہو گیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا خواہ انزال ہو یا نہ ہو (قاضی خان) ویسے یہ تمام کام حرام ہیں معتکف کو ان سے سخت اجتناب کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: معتکف کسی سے لڑ جھگڑ پڑے اور خدانہ کرے گالیاں بھی نکال دے تو اس سے اعتکاف تو فاسد نہیں ہوگا، لیکن گناہ گار ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: معتکف مسجد میں رہتے ہوئے، مسجد میں سے صرف ہاتھ یا سر باہر نکال دے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: معتکف تھوکنے، ناک صاف کرنے، کھانا کھانے سے پہلے یا بعد میں ہاتھ دھونے، کلی کرنے کے لئے مسجد سے باہر نہ جائے وضو کرنے کی جگہ بھی مسجد سے باہر ہوتی ہے۔ وہاں بھی نہ

جائے۔ مسجد ہی میں انتظام ہو سکتا ہے، اگالدان یا کسی برتن میں تھوڑی راکھ مٹی ڈال کر رکھ لے، اس میں تھوکے، ناک صاف کرے، سلفچی یا کسی برتن میں ہاتھ دھولیا کرے، یا وضو کی نالی میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ قدم صحن مسجد میں رہیں اور ناک یا دھوون نالی میں گرے۔ کیونکہ سر اور ہاتھوں کو مسجد میں رہتے ہوئے باہر کر سکتا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف گرمی سے بچنے کے لئے یا سردیوں میں دھوپ لینے کے لئے مسجد کی حد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف کو کھانا منگوانے کا انتظام کر لینا چاہیے خواہ گھر سے کوئی لے آیا کرے یا ہوٹل والے کو کہہ دے اس کا ملازم وقت پر پہنچا دیا کرے، جب انتظام ہو جائے تو معتکف کو خود کھانا لینے کے لئے باہر جانا جائز نہیں اگر چلا جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف کا باوجود کوشش کے کوئی کھانا لانے کا انتظام نہیں

ہوسکا تو خود ہی گھر سے یا ہوٹل سے یا تندور پر سے لے آنا درست ہے لیکن بلا ضرورت وہاں نہ ٹھہرے کم از کم اتنا تو کہہ سکتا ہے کہ میں فلاں وقت کھانا لینے آیا کروں گا تاکہ دکاندار خیال رکھے اور اس کو سب سے پہلے فارغ کردے۔ اور یہ کھانا لانا غروب آفتاب کے وقت درست ہے، غروب سے پہلے ہرگز نہ جائے کیونکہ غروب آفتاب سے پہلے ضرورت ثابت نہیں ہوتی اس کے بعد پھر سحری کے آخری وقت تک جانے کا اختیار ہے، بعد میں نہیں ہے اور کھانا مسجد میں لاکر کھانا چاہیے (بحرالرائق)

مسئلہ: کوئی شخص معتکف کا کھانا لا سکتا ہے۔ لیکن نخرے بہت کرتا ہے تو ایسی صورت میں معتکف خود جا کر کھانا لا سکتا ہے اسی طرح کھانا لانے کی اجرت بہت زیادہ مانگے تب بھی خود لے آنا جائز ہے۔ (روح الجوار)

مسئلہ: معتکف کو سخت پیاس لگ رہی ہے، مسجد میں پانی نہیں ہے، نہ کوئی لاکر دینے والا ہے تو خود مسجد سے باہر جہاں پانی جلدی ملتا ہو جا کر لا سکتا ہے، اگر پانی کا برتن نہ ہو تو ایسی جگہ سے پانی پی کر

بھی جلدی واپس آسکتا ہے، گرمیوں میں بھی سحری کے وقت ایسی صورت معتکف کو پیش آجاتی ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف دن میں قصداً روزہ توڑ دے تو روزہ فاسد ہونے کے ساتھ اعتکاف بھی فاسد ہوجاتا ہے، لیکن بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو اعتکاف بھی نہ ٹوٹے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف دوائی لینے کے لئے باہر چلا جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ دوائی کسی دوسرے آدمی سے منگوانی چاہیے، ڈاکٹر کو دکھانا ہو تو مسجد میں بلالے۔ (اعتکاف کے فضائل ومسائل)

مسئلہ: معتکف کو احتلام ہوجائے تو اعتکاف نہیں ٹوٹتا خواہ کتنی بار ہو دن کو ہو یا رات کو (عالمگیری) غسل کے احکام آگے صفحہ ۴۷ پر آرہے ہیں۔

مسئلہ: معتکف کسی کی کوئی چیز چرالے یا مالک کی اجازت کے بغیر کوئی چیز کھا پی لے تو اعتکاف نہ ٹوٹے گا البتہ گناہ گار ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: معتکف بے ہوش ہوجائے یا دیوانہ، پاگل ہوجائے یا جن بھوت کے اثر سے بے عقل ہوجائے اور ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہی تو ایک دن کا درمیان میں وقفہ ہوگیا، لہٰذا تسلسل باقی نہ رہا اس لئے اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور اگر ایک رات دن گزرنے سے پہلے ہی ہوش میں آگیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

معتکف کو پیش آنے والی حاجات کی قسمیں

فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین نے معتکف کو جتنی حاجات اور ضروریات اعتکاف گاہ سے نکلنے کے لئے پیش آتی ہیں ان کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ ☆ حاجاتِ شرعیہ ☆ حاجاتِ طبعیہ ☆ حاجاتِ ضروریہ لہٰذا اب ان تینوں قسموں کے احکام و مسائل علیحدہ علیحدہ بیان کیے جاتے ہیں۔

اعتکاف میں حاجاتِ شرعیہ کے مسائل

حاجاتِ شرعیہ کی تعریف

جن امور کی ادائیگی شرعاً فرض و واجب ہو اور اعتکاف گاہ میں

معتکف انہیں ادا نہ کر سکے ان کو حاجات شرعیہ کہتے ہیں مثلاً جمعہ کی نماز اور عیدین وغیرہ کی نماز۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: معتکف کی مسجد میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو اس کو جامع مسجد میں اتنی دیر پہلے جانا چاہیے کہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے وہاں دو رکعت نفل تحیۃ المسجد اور چار سنتیں اطمینان سے پڑھ لے اور اس کا اندازہ خود معتکف پر چھوڑ دیا گیا ہے، اندازے میں کچھ کمی و بیشی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر جمعہ کے فرضوں کے بعد چھ رکعت سنتیں اور دو نفل پڑھ کر اپنی اعتکاف والی مسجد میں آجانا چاہیے۔ (در مختار)

مسئلہ: جمعہ کی سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد جامع مسجد میں اگر کچھ زیادہ ٹھہر جائے تو جائز ہے، لیکن مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ جس مسجد میں اعتکاف کرنے کا التزام کیا ہے اس کی ایک طرح کی مخالفت ہے۔ (در مختار)

مسئلہ: معتکف جامع مسجد میں جمعہ ادا کرنے کے لئے جائے اور وہیں ایک رات دن یا اس سے کم و بیش ٹھہرا رہے یا بقیہ اعتکاف

وہیں پورا کرنے لگے تب بھی جائز تو ہے یعنی اعتکاف نہ ٹوٹے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔(بدائع)

مسئلہ: معتکف کو اپنی مسجد میں کسی وجہ سے جماعت نہ مل سکی مثلاً پیشاب پاخانہ چلا گیا تھا، مسجد میں آیا تو معلوم ہوا کہ جماعت ختم ہوگئی ہے تو اب دوسری مسجد میں جماعت کی خاطر باہر جانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر معتکف کسی طبعی ضرورت یعنی پیشاب و پاخانہ کے لئے باہر چلا جائے اور اس کو یہ اندازہ ہوجائے کہ مجھے اپنی اعتکاف والی مسجد میں جماعت نہیں ملے گی اور راستہ میں کوئی مسجد ہے جس میں جماعت ہورہی ہے یا تیار ہے تو ایسی صورت میں راستے کی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اور فارغ ہوتے ہی اپنی مسجد میں چلے آنا جائز ہے۔(ردالمختار)

ایک قاعدہ

معتکف کسی طبعی یا شرعی ضرورت کے لئے مسجد سے باہر چلا

جائے پھر جاتے ہوئے یا آتے ہوئے کوئی عبادت ادا کرلے تو یہ جائز ہے، مثلاً راستے میں کوئی بیمار مل گیا، چلتے چلتے راستے سے ہٹے بغیر اس کی بیمار پرسی کرلی یا نماز جنازہ تیار تھی راستے سے ہٹے بغیر اس میں شامل ہوگیا اور نماز کے فوراً بعد چل دیا ذرا سا بھی نہیں ٹھہرا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ امور عبادت ہیں۔ (احکام اعتکاف)

لیکن خاص ان کاموں ہی کے لئے مثلاً عیادت، نماز جنازہ کی نیت سے مسجد سے باہر آنا جائز نہیں ہے ان دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے، خوب سمجھ لیں، ایک تو انہی کاموں کے لئے مسجد سے باہر آنا یہ ناجائز ہے، ایک یہ کہ شرعی یا طبعی حاجت کے لئے باہر آئے پھر اتفاق سے یہ امور پیش آجائیں تو ان کو کرنا یہ درست ہے۔ (ردالمختار)

مسئلہ: عیدین کے روز اعتکاف کرنا معصیت ہے، لیکن اگر کوئی شخص اعتکاف کر ہی لے تو اس کو عید کی نماز کے لئے، جمعہ کی نماز کی طرح چلے جانا چاہیے اور عید کی نماز سے فارغ ہو کر فوراً اعتکاف گاہ میں آجانا چاہیے۔ عید کی نماز کے لئے جانا حاجت شرعیہ میں داخل ہے۔ (درمختار)

معتکف کے لئے اذان کے مسائل

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ اور محراب وغیرہ مسجد کے اندر ہیں تو معتکف مؤذن کو خواہ اذان کے لئے مقرر کیا ہوا ہو یا نہ مقرر کیا ہو ہر حال میں اذان دینے کے لئے اس جگہ جانا بلاشبہ جائز ہے اور اذان کے علاوہ کسی اور غرض سے اس جگہ جانا مثلاً کھانے، پینے، لیٹنے بیٹھنے کے لئے بھی درست ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ، حجرہ یا محراب کی بغل میں کوئی جگہ مقرر ہے جو مسجد سے خارج ہے مگر اس میں جانے کا دروازہ مسجد کے اندر سے ہے تو معتکف مؤذن اور غیر مؤذن دونوں کو اس جگہ اذان دینے کے لئے جانا یا اور کسی غرض سے جانا سب جائز ہے۔ (شامی)

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ جیسے منارہ یا حجرہ وغیرہ اگر مسجد سے خارج ہے اور ان میں جانے کا دروازہ اور راستہ بھی مسجد سے خارج ہے تو معتکف مؤذن اور غیر مؤذن اس جگہ صرف اذان دینے کے

لئے جاسکتے ہیں، اذان کے علاوہ اور کسی غرض سے مثلاً کھانا کھانے، لیٹنے، بیٹھنے اور ہوا خوری کے لئے معتکف مؤذن اور غیر مؤذن کسی کو حالت اعتکاف میں اس جگہ جانا جائز نہیں، اور معتکف مؤذن کو بھی اذان دے کر فوراً مسجد میں واپس آجانا چاہیے۔ (شامی)

مسئلہ: اوپر منارہ وغیرہ پر جانے کے لئے جو مسائل لکھے گئے ہیں اور ان میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ اعتکاف مسنون اور اعتکاف واجب کے لئے ہے، نفلی اعتکاف والا ان جگہوں پر ہر وقت جاسکتا ہے۔ (عالمگیری)

اعتکاف میں حاجات طبعیہ کے مسائل

حاجت طبعیہ کی تعریف

ایسے امور جن کے کرنے میں انسان مجبور ہے اور وہ مسجد میں نہیں ہوسکتے، ان کو حاجات طبعیہ کہتے ہیں۔ جیسے پیشاب، پاخانہ، استنجا، غسل جنابت وغیرہ۔ (رد المختار)

مسئلہ: شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے جب معتکف مسجد سے باہر چلا جائے تو حتی الامکان ایسی جگہ رفع حاجت کرے جو قریب ہو۔ مثلاً معتکف کا گھر دور ہے اور کسی بے تکلف دوست کا گھر قریب ہے یا خود معتکف کے دو گھر ہیں ایک قریب دوسرا بعید یا مسجد کے قریب سرکاری بیت الخلاء ہے، یا مسجد سے متصل مسجد کا کوئی بیت الخلا بنا ہوا ہے تو ان میں سے جو بیت الخلا قریب ہو اسی میں رفع حاجت کرنی چاہیے البتہ اگر قریب والی جگہ سے طبعیت مانوس نہ ہو جس کی وجہ سے رفع حاجت پوری نہ ہوتی ہو خواہ بہ تقاضائے طبیعت یا دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہو، پردہ کرانا پڑتا ہے یا اور کوئی دشواری ہے تو دور جگہ جہاں یہ دشواری نہ ہو چلے جانا جائز ہے۔ (شامی)

مسئلہ: معتکف کو حاجت طبعیہ سے فارغ ہوتے ہی اپنی مسجد میں آجانا چاہیے، بلاوجہ وہاں ٹھہرے رہنا جائز نہیں۔ (شامی)

مسئلہ: معتکف کی ریح خارج ہونے لگے اگر ممکن ہو تو اس کو مسجد سے باہر جا کر خارج کرے اگر بلا اختیار مسجد ہی میں خارج ہو جائے تو بھی مضائقہ نہیں معذور ہے۔ (امداد الفتاوی)

اعتکاف میں فوری حاجات پیش آنے کا بیان

حاجات ضروریہ کی تعریف

معتکف کو اچانک کوئی ایسی شدید ضرورت پیش آجائے کہ جس کی وجہ سے اسے اعتکاف گاہ چھوڑنا پڑ جائے ایسی باتوں کو حاجات ضروریہ کہتے ہیں۔ (مراقی الفلاح)

مثلاً مسجد گرنے لگے اور معتکف کو دب جانے کا خطرہ ہو جائے یا ظالم حاکم گرفتار کرنے آجائے یا ایسی شہادت دینا ضروری ہو گیا کہ جو شرعاً معتکف کے ذمہ واجب ہے کہ مدعی کا حق اس کی شہادت پر موقوف ہے دوسرا کوئی شاہد نہیں ہے اگر معتکف گواہی نہ دے تو مدعی کا حق فوت ہو جائے گا یا کوئی آدمی یا بچہ پانی میں ڈوب رہا ہے، آگ میں گر پڑا ہے یا خطرہ ہے یا سخت بیمار ہو گیا ہے یا گھر والوں میں سے کسی کی جان، مال، آبرو کا خطرہ ہے یا جنازہ آگیا ہے اور جنازے کی کوئی نماز نہیں پڑھاتا یا جہاد کا عام حکم ہو گیا اور جہاد میں شریک ہونا فرض عین ہو گیا یا کسی شخص نے زبردستی ہاتھ پکڑ

کر باہر کھڑا کر دیا یا جماعت کے نمازی سب چلے گئے، اب مسجد میں جماعت کا انتظام نہ رہا اس قسم کی سب حاجات ضروریہ کہلاتی ہیں، اکثر صورتوں میں اعتکاف ترک کرنا فرض اور واجب ہو جاتا ہے اور اعتکاف چھوڑنے کا گناہ بھی نہیں ہوتا۔ (کذافی کتب الفقہ)

رہا اس اعتکاف کو چھوڑنے سے اعتکاف کا فاسد ہو جانا تو اس کا حکم اعتکاف کے مفسدات میں گزر چکا ہے وہاں دیکھ لیں۔

اعتکاف کی جگہ کے مسائل

ذیل میں جو مسائل لکھے جا رہے ہیں مردوں کے لئے ہیں، عورتوں کے متعلق جو مخصوص مسائل ہیں وہ صفحہ ۵۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

معتکف کو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ وہ اعتکاف کی تین قسموں واجب، مسنون اور مستحب میں سے کونسا اعتکاف کرنا چاہتا ہے اور جس مسجد میں بیٹھنا چاہتا ہے وہ اس مسجد میں درست ہوتا ہے یا نہیں؟

مسئلہ: مسنون اور واجب اعتکاف کے لئے ایسی مسجد ہونا ضروری

مسئلہ: مسجد کا تمام احاطہ عُرفاً مسجد ہی کہلاتا ہے لیکن اعتکاف کے بیان میں جہاں مسجد کا لفظ آتا ہے اس سے مراد وہی جگہ ہوتی ہے جہاں تک سجدہ کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ یعنی مسجد کا اندرونی حصہ برآمدہ اور صحن۔ اس کو اس طرح سمجھ لیں کہ مسجد میں جس جگہ آپ وضو نہیں کر سکتے، جنابت کی حالت میں وہاں نہیں جا سکتے وہ جگہ مراد ہے، عموماً جہاں تک مسجد کا صحن کہلاتا ہے۔ وہاں تک مسجد کی حد ہوا کرتی ہے۔ (بحر الرائق)

معتکف کو مسجد کے اِن مقامات پر جانا جائز نہیں

مسئلہ: صحن مسجد کے علاوہ جتنی جگہ مسجد کی دوسری ضرورتوں کے لئے مقرر کی ہوئی ہے مثلاً وضو کرنے کی جگہ، وضو کی ٹونٹیاں، نالیاں، وضو کے لئے بیٹھنے کی جگہ، غسل خانے، امام و مؤذن کا حجرہ، جنازہ گاہ، جو دالان علاوہ نماز پڑھنے کے کسی دوسری نیت سے بنائے گئے ہوں، اسی طرح سہ دریاں، تہہ خانے، بچوں کی تعلیم گاہ مسجد کا صدر دروازہ یا کوئی دوسرا دروازہ جہاں تک جوتے پہنے

ہے جس میں پانچوں وقت باقاعدہ نماز باجماعت ہوتی ہو۔ (بدائع)

مسئلہ: جس مسجد میں تین چار وقتوں کی باقاعدہ جماعت ہوتی ہے کسی ایک وقت جماعت نہیں ہوتی تو ایسی مسجد میں واجب اور مسنون اعتکاف درست نہیں ہوگا، صرف نفلی اعتکاف ہو سکتا ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: مرد کے لئے ہر قسم کے اعتکاف کے واسطے مسجد کا ہونا ضروری ہے، اگر مرد گھر میں اعتکاف کرے گا تو اس کا اعتکاف درست نہ ہوگا۔ (بدائع)

معتکف کے لئے مسجد کی حدود

مسئلہ: مسجد کی چھت مسجد ہی کے حکم میں آتی ہے اس لئے معتکف مسجد کی چھت پر آ جا سکتا ہے بشرطیکہ چھت کا زینہ مسجد کے اندر ہو، اگر زینہ مسجد کے باہر ہو تو پھر زینہ پر جانا جائز نہیں، البتہ اعتکاف میں بیٹھتے وقت اگر یہ نیت کر لی کہ میں اس زینہ کے ذریعہ مسجد کے اوپر جاؤں گا تو پھر معتکف کو اس زینے کے ذریعہ مسجد کی چھت پر جانا جائز ہے پھر اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (بحر الرائق)

ہوئے آجاتے ہیں اوران سب کی چھتیں، کوئی افتادہ پلاٹ، اسی قسم کی وہ تمام جگہیں جو مسجد کی کسی ضرورت و مصلحت کے لئے یا نمازیوں کے آرام کے لئے بنائی گئی ہوں اور اگرچہ یہ مسجد کے احاطے کے اندر ہی ہوں لیکن معتکف کے لئے یہ مسجد کے حکم میں نہیں ہوتیں۔ ان سب جگہوں پر معتکف کو جانا جائز نہیں ہے۔ اِلّا یہ کہ وہاں شریعت نے ضرورتاً جانے کی اجازت دی ہو جیسے وضو کرنا، پیشاب پاخانہ کرنا، غسل جنابت کے لئے چلے جانا یہ سب بقدر ضرورت جائز ہے۔ (درمختار و جامع الرموز)

مسئلہ: صحن مسجد میں جو حوض بنا ہوتا ہے وہاں بھی وضو کرنے کے لئے تو جا سکتا ہے، لیکن کسی دوسرے کام مثلاً کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کلی کرنے کے لئے کھانے کے برتن دھونے کے لئے جانا جائز نہیں، یہی حکم ہر وضو کی جگہ جانے کا ہے۔ (جامع الرموز)

مسئلہ: عیدگاہ اور جنازہ گاہ میں اعتکاف کرنا درست نہیں۔ (جامع الرموز)

اہم ہدایت

اوپر معتکف کو جن مقامات پر جانا شرعی اور طبعی ضرورت کے بغیر جائز نہیں ہے ان مقامات کو بار بار پوری توجہ سے پڑھیں، اکثر و بیشتر معتکف حضرات بے دھیانی یا مسائل سے لاعلمی کی بنا پر یہاں کبھی ہاتھ دھونے، کبھی کلی کرنے، کبھی ناک صاف کرنے، کبھی برتن دھونے اور اسی طرح کے دوسرے متفرق کاموں کے لئے چلے جاتے ہیں جس سے ان کا اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اور انہیں اس کا علم بھی نہیں رہتا۔ یاد رکھئے کہ شرعی اور طبعی حاجت کے بغیر ان ذکر کردہ مقامات پر چلے جانے سے خواہ وہ جانا صرف ایک منٹ کے لئے ہو اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

مسجد کی دیواروں کا حکم

مسئلہ: مسجد کی وہ دیواریں جن پر مسجد کی عمارت قائم ہے مسجد ہی کے حکم میں ہوتی ہیں، لہٰذا اس دیوار میں کوئی محراب، طاقچہ، الماری یا کھڑکی بنی ہوئی ہو یا لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا ہو تو ان مقامات پر

معتکف حالت اعتکاف میں آ جا سکتا ہے، جائز ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: مسجد کی جو دیوار الگ بنی ہوئی ہو یا اس کے متعلق شبہ ہو کہ پتہ نہیں بانی مسجد نے اس کو مسجد میں شامل بھی کیا ہے یا نہیں یا دیوار تو نہ ہو بلکہ دوسری کوئی ایسی جگہ ہو جس کے متعلق شبہ ہو کہ معلوم نہیں یہ مسجد میں شامل ہے یا نہیں تو جب تک تحقیق نہ کر لے کہ یہ مسجد میں شامل ہے یا نہیں اس وقت تک وہاں جانا جائز نہیں۔ (امداد الفتاوی)

معتکف کے لئے کئی منزلہ مسجد کا حکم

مسئلہ: جو مسجد کئی منزلہ ہو تو اس کی ہر منزل میں اعتکاف ہو سکتا ہے اور کسی ایک منزل میں اعتکاف کر لینے کے بعد اس کی دوسری منزل پر بھی معتکف جا سکتا ہے بشرطیکہ آنے جانے کا زینہ مسجد کے اندر ہی ہو حدود مسجد سے باہر نہ ہو۔ اگر مسجد کی حدوں سے دو چار سیڑھیاں بھی باہر ہو جاتی ہوں تو بھی جانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: حاجات شرعیہ (مثلاً جمعہ کی نماز کے لئے جانا) حاجات طبعیہ (جیسے بول و براز اور غسل جنابت) کے لئے جانا جائز ہے۔

ان کو مستثنیٰ کرنے کی ضرورت نہیں، یعنی یہ ضروری نہیں کہ اعتکاف کرتے وقت آپ نیت میں یہ بھی شرط لگائیں کہ میں جمعہ یا پیشاب پاخانے کے لئے جایا کروں گا، ان کی شریعت نے خود ہی اجازت دیدی ہے، اس لئے یہ خود بخود ہی مستثنیٰ ہو جاتے ہیں۔ (شامی و جامع الرموز)

معتکف کو احتلام ہو جانے کا حکم

مسئلہ: معتکف کو دن یا رات میں احتلام ہو جائے تو اس سے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا معتکف کو چاہیے کہ آنکھ کھلتے ہی پہلے تیمم کرے یا تو پہلے ہی سے ایک کچی یا پکی اینٹ رکھ لی جائے ورنہ بدرجۂ مجبوری مسجد کے صحن یا دیوار پر تیمم کرے پھر غسل کا انتظام کرے۔ (بدائع)

غسل کا انتظام خود بھی کرسکتا ہے، دوسرا کوئی کردے تو یہ بھی جائز ہے، مثلاً پانی کا بھرنا، پانی ڈالنے کے لئے لوٹا یا کوئی برتن لانا اگر دوسرا کوئی انتظام کررہا ہو تو اتنی دیر معتکف تیمم کے ساتھ مسجد میں

رہے۔ پھر نہا کر کپڑے پہن کر مسجد میں آجائے۔

مسئلہ: سردیوں میں احتلام ہو جائے اور ٹھنڈے پانی سے ضرر کا اندیشہ ہو تو معتکف تیمّم کر کے مسجد میں رہے اور اپنے گھر اطلاع کر دے تاکہ گرم پانی ہو جائے، اگر قرب و جوار میں کوئی گرم حمام ہو تو قریب والی دوکان پر بھی غسل کر کے آسکتا ہے۔ اگر ہو سکے تو حمام والے کو اپنے آنے کی اطلاع کر دے اور غسل کر کے فوراً چلا جائے۔ (شامی)

مسئلہ: گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کرنے کے واسطے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔ (امداد الفتاویٰ)

مسئلہ: غسلِ جمعہ کے لئے بھی معتکف کو مسجد سے باہر جانا جائز نہیں ہے البتہ جمعہ سے قبل ضرورت شرعیہ وطبعیہ مثلاً جمعہ پڑھنے یا پیشاب پاخانے کے لئے باہر گیا تو واپسی میں غسل جمعہ کر سکتا ہے، جلدی سے غسل سے فارغ ہو کر مسجد میں آجائے، کیونکہ غسل جمعہ مسنون اور عبادت ہے اور ایسی صورت میں ہر عبادت ادا کی جا سکتی ہے۔ (امداد الاحکام)

مسئلہ: معتکف کو ہر نماز کے لئے خواہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو، نفل ہو، تلاوتِ قرآن مجید کرنا ہو، سجدۂ تلاوت کرنا ہو، نماز قضا کرنی ہو، ان سب کے لئے جس وقت چاہے وضو کرنے کے لئے باہر چلے جانا جائز ہے کیونکہ ان سب کے لئے وضو کرنا شرط ہے۔ البتہ جس وقت وضو کرنا شرط نہ ہو بلکہ مستحب ہو جیسے وضو پر وضو کرنا یا ذکر الٰہی کے لئے کرنا ہو تو وضو کرنے کے لئے باہر نہ جائے۔ باہر سے مراد وہ جگہ بھی ہے جہاں مسجد میں وضو کیا کرتے ہیں۔ (بحر الرائق وشامی)

مسئلہ: معتکف کا بدن یا کپڑے ناپاک ہوجائیں تو خود بھی مسجد سے باہر جا کر دھو سکتا ہے کیونکہ ناپاکی اور ناپاک چیز سے مسجد کو بچانا واجب ہے۔ (شامی)

مسئلہ: مسجد میں وضو کا پانی ختم ہوگیا ہو تو جہاں سے جلدی لا سکتا ہو وہاں جا کر پانی لا سکتا ہے اور اگر گھر جانا پڑے تو وہاں بھی جانا جائز ہے، خواہ وہیں وضو کر کے آجائے یا مسجد میں آکر نالی پر وضو کرے درمیان میں کہیں بلا ضرورت توقف نہ کرے۔ (جامع الرموز)

اعتکاف مسنون کی قضا کرنے کا طریقہ

اس سلسلے میں سب سے پہلے امداد الفتاویٰ اور فتاویٰ رشیدیہ سے کچھ سوال وجواب نقل کرتا ہوں، پھر مسائل کا ذکر کروں گا۔

سوال: عشرۂ اخیرہ رمضان کے مسنون اعتکاف میں جمعہ کے لئے یا تبرید (یعنی ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے) غسل کرنے کی غرض سے خروج عن المسجد (مسجد سے نکلنا) مفسد اعتکاف ہے یا متمّم یا جائز غیر مفسد اور خروج عن المسجد سے مراد احاطۂ مسجد ہے یا وہ حصہ ہے جو نماز کے لئے مسجد کے حکم میں ہے یا کیا؟

جواب: جس روز کا اعتکاف شروع ہو گیا ہے اس کے لئے مفسد ہے، بقیہ ایام کے لئے مُنہی اور متمِم، البتہ منذور کے لئے مجموعہ کا بھی مفسد ہے اور مسجد وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے نہ کہ کل احاطۂ مسجد۔ (امداد الفتاویٰ)

سوال: اگر اکیسویں روز اعتکاف کیا بعدہٗ کسی وجہ سے اعتکاف فاسد ہو گیا تو روز دوم وسوم پھر کر لینے سے اعتکاف رمضان میں شامل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اعتکاف مسنونِ دہ روزہ تو اس سے فوت ہو گیا باقی جتنے دن کا اعتکاف کرے گا اس کا ثواب ملے گا۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

مسئلہ: اعتکاف مسنون میں جس روز اعتکاف فاسد کیا ہے۔ اسی ایک دن کی قضا واجب ہوتی ہے، پھر اگر رمضان کے ابھی کچھ ایام باقی ہیں ان میں اس کی قضا کی نیت کر کے اعتکاف کر لے تو بھی درست ہے، یا عید الفطر کے بعد شش عید کے نفل روزوں کے ساتھ اس ایک روز کا اعتکاف کر لے، ورنہ جب موقع ہو ایک نفلی روزہ رکھ کر اس ایک دن کے اعتکاف کی قضا کرے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: فقہاء کرامؒ کی مختلف عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص عشرۂ اخیرہ کے مسنون اعتکاف کی نیت سے اعتکاف میں بیٹھ جاتا ہے، پھر وہ دو تین روز گزرنے کے بعد کسی بہت شدید مجبوری کی بناء پر یہ نیت کرتا ہے کہ آج کے دن کا اعتکاف پورا کر کے مغرب کے بعد گھر چلا جائے گا یعنی اگلے دن کے اعتکاف کی نفی کر دیتا ہے کہ اگلے دن مجھے اعتکاف نہیں کرنا ہے تو اس کا مسنون اعتکاف ختم ہو کر نفلی اعتکاف ہو جائے گا اور چلے جانے

سے اس پر کوئی قضا لازم نہیں آئے گی کیونکہ اس نے شروع کر کے اعتکاف کو نہیں توڑا بلکہ ختم کر لیا۔ ہاں ختم کرنے کی نیت نہیں کی بلکہ غروب آفتاب کے بعد اگلے روز کا اعتکاف شروع ہو جانے کے بعد اسی رات یا دن کے درمیان میں چلا جائے گا تو اس ایک دن کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اس ایک دن کی قضا کرنی لازم ہوگی۔ (ردالمختار شامی)

نفلی اعتکاف کا بیان

نفلی اعتکاف کی تعریف

اعتکاف واجب و مسنون کے علاوہ جس وقت جو اعتکاف کیا جائے گا وہ نفلی ہوگا۔ (ھندیة)

نفلی اعتکاف کی نیّت

نفلی اعتکاف کی نیت یوں کر لینا کافی ہے کہ "اے اللہ جتنی دیر میں اس مسجد میں رہوں گا اعتکاف کی نیّت کرتا ہوں۔" اور صرف دل

میں ارادہ کرلینا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ (بحر الرائق)

نفلی اعتکاف کے مسائل

مسئلہ: نفلی اعتکاف ہر مسجد میں ہو سکتا ہے خواہ وہاں نماز باجماعت کا انتظام ہو یا نہ ہو۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: نفلی اعتکاف کی کوئی مقدار مقرر نہیں، ایک منٹ کا بھی ہو سکتا ہے بلکہ مسجد کی اگلی صف سے چلتے وقت نیت کر لینے سے دروازے تک آنے کا یا ایک دروازے سے گزر کر دوسرے دروازے سے نکلنے تک بھی اعتکاف ہو سکتا ہے۔ (کنز الدقائق)

ایک نصیحت

یہ اللہ تعالیٰ کی کیسی رحمت ہے کہ جب بھی مسجد میں جانا ہو، نماز کا وقت ہو یا نہ ہو، رمضان شریف کا مہینہ ہو یا کوئی دوسرا مہینہ، نفلی اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، تو دوسری نیتوں کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب مل جایا کرے گا۔ مؤمن تو نیکیوں کا بڑا حریص ہوتا ہے اس لئے اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔

مسئلہ: نفلی اعتکاف کے لئے روزے سے ہونا بھی ضروری نہیں، روزے بلا روزے سب طرح ہو سکتا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: کسی شخص نے نفلی اعتکاف کا کوئی وقت مقرر کر لیا مثلاً ایک دن، دو دن، تین دن، ایک رات، ایک دن، ایک گھنٹہ، دو گھنٹے تو بہتر یہی ہے کہ اس کو پورا کرے، لیکن اگر درمیان میں سے اٹھ کر چلا جائے تو یہ اعتکاف ختم ہو جائے گا، اس کو اعتکاف توڑنا نہیں کہیں گے اور بقیہ اعتکاف کی قضا بھی واجب نہیں، جتنا اعتکاف کر لیا اتنا ثواب پالیا۔ (بدائع)

مسئلہ: کسی صاحب علم کو یہ اشکال ہو کہ نفل شروع کر دینے سے اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے تو اس بارے میں فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جتنا وقت اعتکاف میں آ گیا وہی واجب ہوا تھا اور جو باقی ہے اس میں اعتکاف شروع ہی نہیں ہوا لہٰذا وہ واجب بھی نہیں ہوا اور اس کی قضا بھی نہیں ہے۔ (شامی)

مسئلہ: مسجد میں داخل ہوتے وقت نفلی اعتکاف کی نیت کرنا یاد

نہ رہا تو بعد میں جب یاد آجائے اس وقت نیت کر سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسجد سے باہر ہونے سے پہلے پہلے جب یاد آجائے نیت کر لے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ثواب مل جائے گا۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ: نفلی اعتکاف میں بار بار اٹھ کر چلے آنا اور پھر آجانا سب جائز ہے۔ (عالمگیری)

نفلی اعتکاف کے قضا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: نفلی اعتکاف توڑ دینے سے اس کی قضا لازم نہیں ہوتی بلکہ وہ ختم ہو جاتا ہے، لیکن اس کا کوئی وقت متعین کر لینے کے بعد حتی الامکان اس کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (درمختار)

مسئلہ: نفلی اعتکاف کو بلا کسی عذر کے بھی توڑ دے تو اس کی قضا لازم نہیں ہوتی، کیونکہ وہ ختم ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری)

عورتوں کے مسائلِ اعتکاف

مسئلہ: عورت جب عشرۂ اخیرہ رمضان المبارک کا مسنون اعتکاف کرنا چاہے تو رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے اس جگہ پر آ جائے جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتی ہے۔ اور جب عید کا چاند ثابت ہو جائے، اس جگہ سے باہر آ جائے۔ باقی اعتکاف کی حالت میں دن رات اسی اعتکاف کی مقررہ جگہ میں رہے وہیں کھائے پیئے، وہیں سوئے۔ صرف وضو کرنے اور پیشاب پاخانے کے لئے (یا احتلام ہو جائے تو غسل کرنے کے لئے) باہر آ سکتی ہے۔ (ھندیة)

مسئلہ: گھر میں کوئی جگہ پہلے ہی سے مقرر کی ہوئی ہے مثلاً وہاں نماز کے لئے چوکی، پڑا یا چٹائی وغیرہ ڈالی ہوئی ہے یا یہ چیزیں ہر وقت نہیں بچھی رہتیں تو مضائقہ نہیں البتہ اکثر و بیشتر ایسی جگہ مصلٰی بچھا کر نماز پڑھنے کی عادت ہے تو یہ نماز پڑھنے کی جگہ عورت کے لئے بمنزلہ مسجد کے ہے۔ (ھندیة)

اور اگر پہلے سے کوئی نماز کے لئے جگہ مقرر نہیں کی ہوئی ہے بلکہ کبھی کسی جگہ کبھی کسی جگہ نماز پڑھا کرتی ہے تو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے کوئی جگہ آئندہ نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر لینا ضروری ہے، نماز کے لئے جگہ مقرر کرنے کے بعد وہاں اعتکاف کی نیت سے بیٹھے، اب یہ جگہ اس کے لئے ایسی ہوگئی جیسے مرد کے لئے مسجد ہوتی ہے جس طرح مرد کا مسجد سے باہر چلے جانے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح عورت کا اس مخصوص اعتکاف کی جگہ سے بلا عذر باہر آجانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (هندية)

مسئلہ: جب عورت اپنی اعتکاف گاہ میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہو جائے تو اب اس جگہ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہونا جائز نہیں، اگر ایسا کیا تو اعتکاف قائم نہ رہے گا، خواہ دوسری جگہ جہاں منتقل ہوئی ہے اسی مکان کے اندر ہو جس میں اعتکاف گاہ ہے خواہ اس کمرہ کے علاوہ کسی دوسرے کمرے میں ہو۔ (هندية)

مسئلہ: اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے کوئی جگہ نماز پڑھنے کے لئے مقرر نہیں ہے۔ اور نہ اعتکاف میں داخل ہونے سے پہلے

متعین کی، بلکہ جہاں دل چاہا اعتکاف کے لئے بیٹھ گئی تو یہ اعتکاف صحیح نہ ہوگا۔ (شامیۃ)

مسئلہ: عورت نے نماز پڑھنے کے لئے جگہ تو مخصوص کر رکھی ہے لیکن اعتکاف اس جگہ نہیں کیا بلکہ کسی سہولت وغیرہ کی غرض سے کسی دوسری جگہ بیٹھ گئی تو یہ اعتکاف بھی درست نہ ہوگا یہ ایسا ہی ہوا کہ مرد اپنی سہولت کی خاطر مسجد چھوڑ کر مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرے تو جس طرح مرد کا اعتکاف نہ ہوا اسی طرح عورت کا بھی اعتکاف درست نہ ہوگا۔ (شرح نقایہ)

مسئلہ: ہاں عورت کو اپنی نماز کی جگہ تبدیل کر لینے کا اختیار ہے۔ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ مقرر کر سکتی ہے۔ جیسے سردیوں میں ایک جگہ ہوتی ہے گرمیوں میں دوسری جگہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے جہاں اعتکاف کرنا چاہتی ہے یہ نیت کرلے کہ آئندہ نماز اسی جگہ پڑھا کروں گی تو اس نیت کر لینے کے بعد وہاں اعتکاف میں بیٹھنا درست ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اعتکاف کے باب میں جس جگہ بھی لفظ بیت آیا ہے

فقہاء شارحین اس کی تشریح مسجد البیت سے کرتے ہیں (جس کے معنی گھر کی مسجد کے ہیں) اس لفظ مسجد البیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کے لئے نماز گھر یا بڑا کمرہ پورا مقرر کر لینا درست نہیں بلکہ گھر میں جہاں عورت نے نماز پڑھنے کے لئے جگہ مقرر کی ہوئی ہے وہی اعتکاف کی جگہ ہے البتہ کوئی چھوٹا کمرہ نماز کے لئے مخصوص کر رکھا ہو وہ اعتکاف گاہ ہوسکتا ہے جب نماز پڑھنے کی جگہ میں عورت اعتکاف کے لئے بیٹھنے لگے تو مصلّٰی کی جگہ کے برابر میں اتنی جگہ اور گھیر لے کہ آرام کے ساتھ اٹھے بیٹھے اور لیٹ سکے خواہ کوئی چٹائی یا کوئی فرش دری بچھا لے یا نشانی مقرر کر لے۔ حد قائم کر لینے کے بعد پھر وہاں سے باہر نہ جائے اگر اس مسجد البیت کی حد سے بلا عذر معتبر باہر چلی جائے گی تو واجب اور مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور نفلی اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: عورت کو محلے کی مسجد یا جامع مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ یعنی خلاف اولیٰ ہے۔ (در مختار)

مسئلہ: فقہاء کرام نے عورتوں کو مساجد میں نماز پڑھنے سے روک

دیا ہے اس لئے اعتکاف کرنے سے بدرجہ اولی روک دینا چاہیے۔ عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف کریں۔(حاشیہ مراقی الفلاح)

مسئلہ: عورت کو اپنے خاوند سے اجازت لے کر اعتکاف کرنا چاہیے اسی طرح غلام کو اپنے آقا سے اجازت لینا ضروری ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: مرد کو چونکہ اپنی بیوی سے استمتاع کا حق حاصل ہے استمتاع ہر قسم کے جائز نفع اٹھانے کو کہتے ہیں) اس لئے خاوند اپنی بیوی کو اعتکاف کرنے سے منع بھی کر سکتا ہے۔ اسی طرح آقا اپنے غلام کو بھی روک سکتا ہے۔(بدائع)

مسئلہ: خاوند باوجود ممانعت کے حالتِ اعتکاف میں ہمبستری کرلے تو بیوی کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور خاوند گنہگار ہوگا۔(ردالمختار)

مسئلہ: عورت نے اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسرے گھر میں اعتکاف کیا ہوا تھا اسی اثناء میں خاوند نے اس کو طلاق دیدی تو وہ اپنی عدت پوری کرنے کے لئے اپنے گھر آسکتی ہے اس کا یہ اعتکاف نہ ٹوٹے گا، بقیہ اعتکاف اپنے گھر آ کر پورا کرے۔(عالمگیری)

مسئلہ: عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں اعتکاف کے لئے

بیٹھنا درست نہیں۔ اسی طرح اگر اثناءِ اعتکاف میں حیض یا نفاس آجائے تو اعتکاف میں سے اٹھ جانا چاہیے۔ (بدائع)

مسئلہ: پھر یہ دیکھے کہ جس اعتکاف کے دوران حیض آیا ہے وہ واجب تھا تو غسلِ طہارت کرتے ہی فوراً اعتکاف میں بیٹھ جانا چاہیے اور جتنے دن کا اعتکاف حیض آنے کی وجہ سے چھوٹ گیا ہے ان ایام سمیت اور جو باقی دن رہ گئے تھے پورے کرے دوبارہ نئے سرے سے اعتکاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر غسل طہارت کے فوراً بعد اعتکاف میں نہ بیٹھے گی تو تاخیر کردینے کی وجہ سے نئے سرے سے پھر دوبارہ اعتکاف کرنا ہوگا۔ یہ بات بھی خیال میں رکھیں کہ یہ مسئلہ نذر معین کا ہے، نذر غیر معین کا مسئلہ وہ ہے جو اس مسئلہ کے بعد ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: اگر صورتِ مذکورہ بالا نذر غیر معین میں پیش آجائے تو ہر حال میں نئے سرے سے اعتکاف کرنا ضروری ہے اور یہ دونوں مسئلے اعتکاف واجب کے لئے ہیں۔ (بدائع)

مسئلہ: اگر اعتکاف مسنون (عشرۂ اخیرۂ رمضان المبارک)

کے درمیان میں حیض آجائے، تو یہ اعتکاف ختم ہوجائے گا جتنا اعتکاف کرلیا ہے وہ ہوگیا ہے بقیہ اعتکاف کرنا واجب نہیں پاک ہونے کے بعد خاص اسی ایک دن کی قضا ضروری ہے جس دن یہ حیض شروع ہوا تھا۔ (بدائع)

اگر حیض کے ایام گزر جانے کے بعد ابھی ماہ رمضان شریف ختم نہیں ہوا تو رمضان المبارک ہی میں ایک دن کا اعتکاف کر کے قضا کرلے ورنہ رمضان شریف کے بعد جب ان چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے ان میں ایک دن کے ساتھ اس اعتکاف کی بھی قضا کرلے ورنہ ایک نفلی روزہ رکھ کر قضا کرنا ہوگا۔ (بدائع)

مسئلہ: اگر نفلی اعتکاف کے درمیان حیض آجائے تو وہ ختم ہو جاتا ہے جس دن ایسا ہوا اس دن کی بھی قضا واجب نہیں۔ (بدائع)

بقیہ مسائل، اعتکاف کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کے وہی ہیں جو مفسدات اعتکاف میں گزرے ہیں جن باتوں سے مرد کا اعتکاف ٹوٹتا ہے۔ عورت کا بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: حدیث شریف میں آیا ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا اور اعتکاف گاہ میں سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ فرمایا پھر کچھ باتیں ارشاد فرمائیں۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ عورت اپنے اعتکاف میں رہتے ہوئے گھریلو ضروریات کی باتیں گھر والوں سے کرسکتی ہے۔ کوئی کام کروانا ہو یا کھانے پینے کی چیز منگانی ہو، نصیحت کرنی ہو تو وہیں بیٹھے بیٹھے ایسی ضروری باتیں کرسکتی ہے۔ (جمع الفوائد)

مسئلہ: عورت اپنے گھر میں جو (مسجد البیت) نماز پڑھنے کی جگہ مقرر کر لیتی ہے اس پر مسجد کے جملہ احکام جاری نہیں ہوتے بلکہ اعتکاف کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کا اس جگہ سے حکم متعلق ہے ورنہ اعتکاف و نماز کے اوقات کے علاوہ وہاں حالت حیض میں آجاسکتی ہے وہاں کام دھندا بھی کرسکتی ہے۔ چونکہ وہ نماز پڑھنے کی جگہ ہے، اس لئے اس کو ناپاک نہ ہونے دے، اگر ہوجائے تو پاک کرلے نیز اس متعینہ جگہ میں عورت کو نماز پڑھنے کا اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا مرد کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ثواب ملتا ہے بلکہ حدیث میں تو افضل یا بہتر کا لفظ آیا ہے وہ حدیث یہ ہے۔

"حضرت ابو حُمَید سَاعِدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ
حضرت اُمّ سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت بیان کرتی ہیں کہ وہ
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور
عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پیچھے
(مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے کو محبوب رکھتی ہوں (کیا پڑھ لیا
کروں؟) آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہاں میں بھی جانتا
ہوں کہ تیری دلی تمنا یہی ہے، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ تیرا کوٹھڑی
کے اندر نماز پڑھنا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ حدیث
کے راوی کہتے ہیں کہ اس ارشاد کو سن کر حضرت اُمّ حُمَید رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے لئے ان کے گھر کے اندر سب سے اندرونی حصے میں نماز
پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی تھی اور تمام عمر وہ اسی جگہ نماز پڑھتی رہیں حتیٰ
کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔

محدث ابن حزیمہؒ نے اس حدیث شریف پر بھی باب لکھا ہے
کہ عورت کے لئے گھر کے اندرونی حصہ میں نماز پڑھنا دالان میں
نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا مسجد محلہ سے اور

مسجد محلہ میں مسجد نبوی سے بہتر ہے۔ (الترغیب والترہیب)

ف: ذرا غور فرمائیں مسجد نبوی میں مرد کو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے، پھر جماعت کا کتنا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کتنی فضیلت در فضیلت ہے۔ لیکن عورت کو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا اس سے بھی بہتر ہے بہتری کا یہی مطلب ہوگا کہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب عطا ہوگا۔

دوسری ایک روایت حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے لئے بہترین مسجد ان کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے۔

قال الحاکم صحیح الاسناد (الترغیب والترہیب)

اعتکاف میں استثناء کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیانِ عظام ذیل کے مسئلہ میں:

ایک حافظ صاحب ایک مسجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن انہیں قرآن مجید سننے کے لئے قریب کی دوسری مسجد میں جانا پڑتا ہے آیا شریعت کی رو سے انہیں جانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

فتاویٰ دار العلوم دیو بند کے حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یعنی معتکف حافظ صاحب کو ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ نیز فتاویٰ عالمگیری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کی مجلسوں میں معتکف شخص شرکت کر سکتا ہے بہر حال ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ معتکف حافظ، قرآن مجید سننے کے لئے دوسری مسجد میں جا سکتا ہے لیکن ہمارے علاقے کے ایک عالم صاحب فرماتے ہیں کہ معتکف حافظ صاحب کو دوسری جگہ مسجد میں قرآن پاک سننے کے لئے جانے کی اجازت نہیں آیا یہ مسئلہ کہاں تک درست ہے؟

برائے مہربانی اس مسئلہ کی وضاحت دلائل کی روشنی میں کریں

اور ساتھ فقہی کتابوں کا حوالہ بھی ہو۔

المستفتی

مولانا عبدالصبور مدنی

مُدرّس مَدنی مسجد جامعہ عَربیّہ امینیہ، سرائے عالمگیر ضلع گجرات

الجواب حَامِدًا وَ مُصَلّیًا

سائل نے سوال میں عالمگیری کے حوالہ سے جس جزئیہ کا ذکر کیا ہے اور اس سے اپنے مسئلہ کے لئے استدلال کیا ہے، یہ درست نہیں۔ کیونکہ عالمگیری کے حوالہ کا تعلق اس اعتکافِ منذور سے ہے جس میں کسی نے نذر مانتے وقت کسی مجلسِ علم میں حاضر ہونے یا جنازہ پڑھنے کے لئے مسجد سے نکلنے کا استثناء کیا ہو۔ لیکن جہاں تک رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکافِ مسنون کا تعلق ہے تو اس میں ان کاموں کو مستثنیٰ کرنے کی صورت میں ان کاموں کے لئے مسجد سے باہر نکلنے کے جواز کی کتبِ فقہیہ میں کوئی تصریح نہیں ملتی۔ اس لئے اگر کوئی اعتکافِ مسنون میں اس قسم کا استثناء کرے تو وہ اعتکافِ مسنون نہیں رہے گا نفل ہو جائے گا۔

لہٰذا صورتِ مسؤلہ میں اگر کسی نے رمضان کے اعتکافِ مسنون میں دوسری جگہ قرآنِ پاک سننے کے لئے جانے کا التزام کیا ہے تو جانے کے دن سے اس کا اعتکافِ مسنون ٹوٹ گیا جس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے، صرف اسی دن کے اعتکافِ مسنون کی قضا نفلی روزے کے ساتھ کرلے۔

مذکورہ بالا تحقیق کے لئے حوالۂ ذیل ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہ اپنی تفسیر احکام القرآن ۱/۲۷۳ پر لکھتے ہیں:

وفی الدر المختار عن التاتر خانیۃ عن الحجۃ لو شرط وقت النذر ان یخرج لعیادۃ المریض وصلاۃ الجنازۃ وحضور مجلس علم جاز ذلک۔ والحاصل ان ما یغلب وقوعہ یصیر مستثنیً حکمًا وان لم یشرطہ وما لا فلا الا اذا شرطہ انتہی (شامی) قلت وھٰذا محمول علیٰ ما رواہ عاصم بن حمزۃ بن علی قال: اذا اعتکف الرجل فلیشھد الجمعۃ والیعد المریض ولیحضر

برکاتہم رسالہ احکامِ اعتکاف میں صفحہ ۶۶ پر تحریر فرماتے ہیں:
پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ مسئلہ اعتکاف منذور کے بارے میں درست ہے کہ نذر کے وقت ان اشیاء کا استثناء معتبر ہوتا ہے۔ جہاں تک احقر نے تلاش کیا استثناء کا جزئیہ صرف فتاویٰ عالمگیری میں ملتا ہے کسی اور کتاب متداول میں موجود نہیں فتاویٰ عالمگیریہ کی عبارت میں وقت النذر کا لفظ بتا رہا ہے کہ مراد اعتکافِ منذور ہے۔ نیز آگے دو تین مسائل بیان کرنے کے بعد لکھا ہے وھٰذا کله فی الاعتکاف الواجب، اما فی السنن فلا بأس بأن یخرج بعذر وغیرہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ مسئلہ اعتکاف واجب سے متعلق ہے اور اعتکافِ مسنون کا حکم یہاں بیان نہیں کیا گیا۔
اور چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا کوئی استثناء ثابت نہیں ہے اس لئے اعتکافِ مسنون میں استثناء کی صحت کے لئے دلیل مستقل چاہئے جو کہ مفقود ہے لہٰذا اعتکاف کو علی وجہ المسنون ادا کرنے کے لئے استثناء کی گنجائش معلوم نہیں ہوتی۔ ظاہر یہ ہے کہ

اگر کوئی شخص اعتکافِ مسنون شروع کرتے وقت یہ نیت کرے تو پھر اس کا اعتکاف مسنون نہیں رہے گا بلکہ نفل بن جائے گا اور جتنی دیر مسجد سے باہر رہے گا اتنی دیر اعتکاف شمار نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

ابوبکر احسان عفی عنہ

دارالافتاء دارالعُلوم کراچی

۳/۱۱/۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
دارالافتاء دارالعُلوم کراچی
۳/۱۱/۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
دارالافتاء دارالعُلوم کراچی،
۲/ ذوالقعدہ ۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ

۴/۱۱/۱۴۱۹ھ

وصلی اللہ علی النبی الکریم محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

معتکف کے لئے مختصر دستور العمل

معتکف کو درج ذیل دستور العمل کی پابندی کرنی چاہیے، کیونکہ وہ دربار خداوندی میں اسی مقصد کے لئے حاضر ہوا ہے، اس کا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔

(۱) مغرب کی نماز کے بعد کم از کم چھ رکعات نفل اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات نفل اوابین ادا کریں، پھر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر بدن پر دم کر لیں، اس کے بعد مختصر طعام اور مختصر آرام کریں پھر نماز عشاء کی تیاری اور صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔

(۲) عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی نیت سے کسی مستند اور معتبر دینی کتاب کا مطالعہ کریں یا کسی مستند و معتبر عالم دین کے درس میں شرکت کریں اگر ایسا درس ہوتا ہو، نیز شب قدر میں مطالعہ سے فارغ ہو کر جب تک طبیعت میں بشاشت رہے ذکر و تلاوت اور نوافل میں مشغول رہیں اور جب سونے کو دل چاہے تو پوری طرح

سنت کے مطابق قبلہ رو ہو کر (اگر ممکن ہو) سو جائیں۔

(۳) صبح صادق ہونے سے دو گھنٹہ پہلے خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں، طبعی ضروریات سے فارغ ہو کر سنت کے مطابق وضو کر لیں اور تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضوء اور تہجد کی نفلیں ادا کریں اور نوافل سے فارغ ہو کر کچھ دیر خاموشی سے ذکر و تسبیح میں مشغول رہیں، پھر خاموشی سے خوب رو رو کر اپنے جملہ مقاصد حسنہ اور فلاح دارین کی دعا مانگیں۔

(۴) صبح صادق سے کوئی پون گھنٹہ پہلے سحری کھائیں اور سحری سے فارغ ہو کر نماز فجر کی تیاری کریں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا خیال رکھیں۔ جب تک نماز کے انتظار میں رہیں استغفار کرتے رہیں۔

(۵) نماز فجر سے فارغ ہو کر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر پورے جسم پر دم کریں اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھیں۔

(۶) اشراق کے وقت کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات نفل اشراق ادا کریں، پھر آرام کریں اور چاشت کے وقت

بیدار ہو کر کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات نفل چاشت کی ادا کریں اور جتنا ہو سکے صحیح تلفظ کے ساتھ کلام پاک کی تلاوت کریں۔

(۷) جب زوال ہو جائے تو چار رکعت نفل سنن زوال ادا کریں اور نماز ظہر کے انتظار میں صف اول میں بیٹھیں اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں، ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر صلوٰۃ التسبیح پڑھیں اور تلاوت کریں پھر اگر کچھ تھکن محسوس ہو تو کچھ دیر آرام کریں۔

(۸) نماز عصر سے کوئی آدھ گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں، وضو کر کے تحیۃ الوضو اور دیگر نوافل پڑھ کر نماز عصر کا انتظار کریں اور اس سے فارغ ہو کر مختصر تلاوت کریں پھر وہ تسبیحات ادا کریں جن کا ذکر نمبر ۵ میں گزرا، پھر ہمہ تن دعا میں مشغول رہیں یہ وقت نہایت گرانقدر ہے، اس کو افطاری کی تیاری میں ضائع نہ ہونے دیں۔

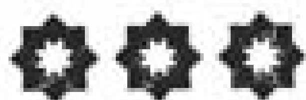
(۹) جو باتیں حالت اعتکاف میں مکروہ اور منع ہیں ان سے مکمل طور پر اجتناب کریں، جن کی تفصیل اعتکاف کے مکروہات میں گزر چکی ہے

اس کا دوبارہ غور سے مطالعہ کرلیں۔

(۱۰) معتکف پر لازم ہے کہ صفِ اول میں خود آکر بیٹھے، خود کہیں اور ہو اور تولیہ اور چادر وغیرہ سے جگہ روکے رکھے، ایسا نہ کرے، اور اپنے ہر قول و فعل، نشست و برخاست اور طرزِ عمل سے دوسرے معتکفین اور نمازیوں کو تکلیف پہنچنے سے بچانے کا بے حد اہتمام رکھے، اپنی صفائی کا بھی خاص خیال رکھے اور مسجد کی صفائی کا بھی بہت اہتمام رکھے، اپنی اور دیگر احباب و متعلقین کی عفو و مغفرت کی بھرپور کوشش کرے۔

امیدوارِ رحمت رہے، مایوسی کو ہرگز راہ نہ دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى صَفْوَةِ الْبَرِيَّةِ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥



گابا سنز

GABA